نصف حجم کو محیط ہے۔ اس میں فہم قرآن سے متعلق بڑی قیمتی بحثیں آ گئی ہیں۔

کتاب کا اندازِ پیش کش خطابی ہے۔ حوالوں کا عصری طریقہ نہیں اختیار کیا گیا ہے۔ مفسرین کی آراء بغیر متعین حوالوں کے ذکر کی گئی ہیں۔ احادیث اور دیگر کتب کے حوالے بھی ناقص ہیں، یا بغیر حوالے کے بات کہی گئی ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے: ''ابن المقفع جیسے شاعروں کو قرآن کریم کے مثل کلام بنانے کے لیے رکھا گیا (ص ۵) یہ دونوں باتیں محلِ نظر ہیں۔ ابن المقفّع کی شہرت شاعر نہیں بلکہ نثر نگار کی حیثیت سے ہے۔ نیز اس کی جانب قرآن کے مثل کلام تصنیف کرنے کی روایت متعدد وجوہ سے ناقابل قبول ہے (ملاحظہ کیجیے اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب لاہور، ۱/ ۷۰۹-۷۱۰)۔

امید ہے، فہم قرآن کا ذوق و شوق رکھنے والے حضرات اس کتاب سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔ (محمد رضی الاسلام ندوی)

الجہاد مولانا یحییٰ نعمانی

ناشر: المعهد العالی للدراسات الاسلامیہ لکھنؤ، تقسیم کار: الفرقان بک ڈپو، ۱۱۴/۳۱، نظیر آباد، لکھنؤ - ۱۸، سنہ اشاعت: ۲۰۰۹ء، صفحات: ۱۸۴، قیمت -/۱۰۰ روپے

اسلام کی جو تعلیمات موجودہ دور میں مخالفین کے شدید اعتراضات کا نشانہ بنی ہیں، ان میں سے ایک 'جہاد فی سبیل اللہ' ہے۔ دشمنان دین نے منصوبہ بند طریقے سے اس کے خلاف اتنا پروپیگنڈا کیا ہے کہ اب اس پاکیزہ اور مقدس اصطلاح کو دہشت گردی کا ہم معنیٰ سمجھا جانے لگا ہے۔ گزشتہ صدی میں اسلام کے تصور جہاد کے خلاف اعتراضات اور شکوک و شبہات کے ازالہ کے لیے جو سنجیدہ اور علمی کوششیں ہوئی ہیں ان میں سرفہرست مفکر اسلام مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ (م ۱۹۷۹ء) کی شہرۂ آفاق تصنیف 'الجہاد فی الاسلام' ہے، جسے غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۲۷ء میں شائع ہوا تھا۔ پون صدی کے زیادہ عرصہ گزر جانے کے باوجود اس کے مباحث کی تازگی میں ادنیٰ سا بھی فرق نہیں آیا ہے، ماضی قریب میں جماعت اسلامی ہند کے موجودہ امیر اور صدر ادارۂ تحقیق مولانا سید جلال الدین عمری نے اس موضوع کے

مختلف پہلوؤں پر عالمانہ اظہار خیال کیا ہے اور ان کی تحریریں تحقیقات اسلامی کی سات قسطوں (۲۰۰۱-۲۰۰۴ء) میں شائع ہوئی ہیں۔ زیر نظر کتاب مشہور عالم دین مولانا منظور نعمانیؒ کے نواسے، المعہد العالی للدراسات الاسلامیہ لکھنؤ کے ڈائرکٹر اور ماہ نامہ الفرقان کے مرتب مولانا یحییٰ نعمانی کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے۔ یہ تحریریں ماہ نامہ الفرقان میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ اب کتابی صورت میں ان کی اشاعت عمل میں آئی ہے۔ اس میں فاضل مصنف نے عصر حاضر کے تناظر میں پورے اعتماد کے ساتھ اسلام کے تصور جہاد سے بحث کی ہے اور اس پر کیے جانے والے اعتراضات کا ازالہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس کتاب میں جہاد کی حقیقت، اس کے مقاصد، اس کے اساسی تصورات وقوانین اور اس کے لیے ضروری شرائط پر مدلّل گفتگو کی گئی ہے۔ ساتھ ہی دیگر ضمنی موضوعات: غلامی کی حقیقت، مال غنیمت کا مسئلہ، معاہدات کی پابندی، موجودہ دور میں بین الاقوامی معاہدوں کی حیثیت اور ان کی نئی شکلیں، بغیر حکومت کے جہاد، آزاد جہادی تنظیموں کی حیثیت، جنگ میں حصہ نہ لینے والے عوام کے جان و مال کی حرمت، کس درجہ کی طاقت اور تیاری کے بعد جہاد کی اجازت ہے؟ اور غیر مسلموں کے ساتھ تعلقات وغیرہ بھی زیر بحث آئے ہیں۔ مصنف نے کتاب وسنت کی روشنی میں ہر موضوع پر بہت اچھی بحث کی ہے، جس سے شکوک وشبہات رفع ہوتے ہیں اور شرح صدر ہوتا ہے۔ تائید میں بعض جدید مراجع سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ مصنف کے پیش نظر جہاد پر اعتراضات کرنے والے مخالفین اسلام بھی ہیں اور اس کے سلسلے میں بعض غلو آمیز نظریات رکھنے والے مسلمان بھی۔ انھوں نے دونوں کے ذہنوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسئلے کی بھرپور وضاحت کی ہے۔

مولانا مودودیؒ نے اسلام کے قوانین جنگ کا ہندومت اور یہودیت کے قوانین جنگ، بودھ مت اور مسیحیت میں جنگ کی حیثیت، عصر جدید میں مغربی قوانین جنگ اور زمانۂ جاہلیت میں عربوں اور روم و ایران کے طریقۂ جنگ سے موازنہ کیا تھا اور ان کے مقابلے میں اسلامی تصورات واحکام کی برتری ثابت کی تھی۔ زیر نظر کتاب میں